Reviewed + OK'd
May 22, 1984

آج ہم اپنی ہنگامہ خیز زندگی سے نکل کر چند لمحوں کیلئے ذرا سوچیں - کیا ہم بدی کے عوض بدی کرتے ہیں یا بدی کا جواب نیکی سے دیتے ہیں ؟ کیا ہم اپنے قصورواروں کو سچے دل سے معاف کرتے ہیں یا اپنا انتقام لیتے ہیں ؟ یقیناً ہم میں سے ہر کوئی اپنی باطنی کیفیت کو بخوبی سمجھتا ہے کہ وہ اندرونی طور پر کس قدر منتشر اور بکھری ہوئی شخصیت کا مالک ہے -

اگر ہم بائیبل مقدس میں رومیوں ۱۲ باب 17 سے ۲۰ آیت تک کا مطالعہ کریں تو ہماری شخصیت کا ایک ایک پہلو آئینے میں عکس کی طرح واضح اور نمایاں نظر آئے گا - " بدی کے عوض کسی سے بدی نہ کرو - جو باتیں سب لوگوں کے نزدیک اچھی ہیں اُن کی تدبیر کرو جہاں تک ہو سکے تم اپنی طرف سے سب آدمیوں کے ساتھ میل ملاپ رکھو - اے عزیزو ! اپنا انتقام نہ لو بلکہ غضب کو موقع دو کیونکہ لکھا ہے کہ خداوند فرماتا ہے انتقام لینا میرا کام ہے بدلہ میں ہی دونگا - بلکہ اگر تیرا دشمن بھوکا ہو تو اُسکو کھانا کھلا اگر پیاسا ہو تو اُسے پانی پلا کیونکہ ایسا کرنے سے تو اُس کے سر پر آگ کے انگاروں کا ڈھیر لگائے گا ٭"

کلام پاک کی اِس تعلیم کے دیئے جانے سے کئی صدی پہلے یشوع نے اِسی تصور کے مطابق ایک عمدہ مثال قائم کی جب اُس نے اُن لوگوں سے نیکی کا برتاؤ کیا - جنہوں نے اُس کے ساتھ دھوکے بازی سے کام لیا -

بنی اسرائیل کی فتوحات کے عرصے کے دوران معلوم ہوتا ہے کہ اُن کا مرکزی پڑاؤ جلجال میں رہا جو وسطی کنعان میں واقع تھا - عی کو فتح کرنے کے تھوڑی دیر بعد جبعون سے جو عی کے جنوب میں ایک شہر تھا کچھ ایلچی یشوع کے پاس آئے - انہوں نے اپنے آپکو دور دراز کے ملکوں کے شہری ظاہر کیا اور یشوع کو اتحاد کی تجویز پیش کی تاکہ اُن کی حفاظت کا بندوبست ہو - یشوع نے یہ تجویز مان لی - لیکن جب اُن کی دھوکے بازی اُس پر کھلی تو اُس نے بڑی مذہبی دیانت داری سے عہد پر قائم رہتے ہوئے اُن کو برباد نہ کیا بلکہ اُن کو بنی اسرائیل کیلئے " لکڑہارے اور پانی بھرنے والے " بنا دیا -

اُس اتحاد کے سبب سے جو جبعونیوں نے دھوکے سے کیا - یروشلیم - حبرون یرموت - لکیس اور عجلون پانچوں شہروں نے جو جنوب کی سمت واقع تھے اپنے دفاعی اور جارحانہ مقاصد کیلئے جتھہ بندی قائم کی - اِن سب نے جبعون پر حملہ کر دیا - جبعونیوں نے یشوع سے مدد کی التماس کی - اُس نے کوچ کیا

اور راتوں رات قوچ کر کے ایک بھرپور حملہ کر دیا اور بیت حورون کی عظیم لڑائی میں اُن کو شکست دی۔ یہ وہ مشہور اور طویل دن تھا۔ جب سورج اور چاند یشوع کے حکم سے اپنی اپنی جگہ کھڑے رہے۔
یشوع ۱۰ باب 12 سے 14 آیت تک اِس واقعے کے بارے میں یوں لکھا ہے۔" اور اُس دن جب خداوند نے اموریوں کو بنی اسرائیل کے قابو میں کر دیا یشوع نے خداوند کے حضور بنی اسرائیل کے سامنے یہ کہا۔

اے سورج! تو جبعون پر
اور اے چاند! تو وادیٔ ایالون میں ٹھہرا رہ
اور سورج ٹھہر گیا اور چاند تھما رہا۔ جب تک
قوم نے دشمنوں سے اپنا انتقام نہ لے لیا۔

کیا یہ آشر کی کتاب میں نہیں لکھا ہے؟ اور سورج آسمان کے بیچوں بیچ ٹھہرا رہا اور سارے دن ڈوبنے میں جلدی نہ کی۔ اور ایسا دن نہ کبھی اُس سے پہلے ہوا اور نہ اُس کے بعد جس میں خداوند نے کسی آدمی کی بات سُنی ہو کیونکہ خداوند اسرائیل کی خاطر لڑا۔"

کنعانیوں نے ایک اور مرتبہ کوشش کی۔ شمالی علاقے میں حصور کے طاقتور بادشاہ یابین نے ایک جتھہ بندی کی راہنمائی کی جسے یشوع نے میروم کی جھیل پر شکست دی۔ اِس شکست کی وجہ سے متحدہ کنعانی قوت کی مزاحمت ختم ہو گئی۔ یہ جدوجہد معمولی مقامی مقابلوں کی صورت اختیار کر گئی جبکہ اسرائیل کے کئی قبائل نے مزید فتوحات کیں۔
لیکن یہ کام اُس کاملیت کے ساتھ نہ کیا گیا۔ جس کا خدا نے حکم دیا تھا۔ اور جو اُن کے قومی مقصد کیلئے نہایت لازمی تھا۔

اِس لاپرواہی اور غفلت کے اثرات کئی صدی بعد واضح طور پر ظاہر ہوئے۔ جب نحمیاہ نبی نے فرمایا۔
" اُن ہی دنوں میں مَیں نے اُن یہودیوں کو بھی دیکھا جنہوں نے اشدودی اور عمونی اور موآبی عورتیں بیاہ لی تھیں۔ اور اُن کے بچوں کی زبان آدھی اشدودی تھی اور وہ یہودی زبان میں بات نہیں کر سکتے تھے۔ بلکہ ہر قوم کی بولی کے مطابق بولتے تھے۔

سو میں نے اُن سے جھگڑ کر اُن کو لعنت کی اور اُن میں سے بعض کو مارا اور اُن کے بال نوچ ڈالے اور اُن کو خُدا کی قسم کھلائی کہ تم اپنی بیٹیاں اُن کے بیٹوں کو نہ دینا اور نہ اپنے بیٹوں کیلئے اور نہ اپنے لئے اُن کی بیٹیاں لینا۔ کیا شاہ اسرائیل سُلیمان نے اِن باتوں سے گناہ نہیں کیا؟

اگرچہ اکثر قوموں میں اُسکی مانند کوئی بادشاہ نہ تھا اور وہ اپنے خُدا کا پیارا تھا اور خُدا نے اُسے سارے اسرائیل کا بادشاہ بنایا تو بھی اجنبی عورتوں نے اُسے بھی گناہ میں پھنسایا۔ سو کیا ہم تمہاری سُن کر ایسی بڑی بُرائی کریں کہ اجنبی عورتوں کو بیاہ کر اپنے خدا کا گناہ کریں۔"

کنعانی لوگوں سے دوستانہ اتحاد کرنا اور اُن کے ساتھ شادیاں رچانا بنی اسرائیل کیلئے سخت خطرناک تھا۔ صرف مکمل علیحدگی سے ہی اسرائیل اور پاک مذہب کی حفاظت ہو سکتی تھی۔ کنعانی لوگوں کو نہ نکالنے کی غلطی اگلے زمانے کی حالت کی کلید سمجھئے۔ سامعین! جس طرح خُدا بنی اسرائیل کا ہر قدم پر مددگار و مُعاون ثابت ہوتا رہا اُسی طرح بنی اسرائیل کا بھی فرض تھا کہ خُدا کے احکامات کی دل و جان سے تابعداری کرتے۔

آج اگر ہم اپنے آپ کا جائزہ لیں تو احساس ہوگا کہ ہم بھی اکثر خُدا کے احکامات کی قطعی پرواہ نہیں کرتے حالانکہ خُدا کی عطا کردہ برکات پر ایک نظر ڈالیں تو ہم خدائے رحیم وکریم کا شکریہ ادا ہی نہیں کر سکتے۔ ظاہر ہے بچپن سے لے کر بڑھاپے تک خدا کے کِس کِس احسان کا شکریہ ادا کریں۔ اُسکی کِس کِس مہربانی اور شفقت کا شمار کریں۔ وہ ہم سے محبت کرتا ہے اور اُسکی محبت زوال نہیں بلکہ عروج بخشتی ہے۔

خُدا کی محبت کا مُنہ بولتا ثبوت یہ ہے کہ اُس نے یسوع المسیح کو ہمیں بخش دیا تاکہ زوال میں گِری ہوئی گنہگار انسانیت مخلصی اور نجات کے عروج کو پا سکے۔

آئیے! ہم سب رب باری تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر نذرانۂ عقیدت پیش کریں کہ اے باپ! تیری حمد ہو کہ تو نے کل دُنیا کا منجی مسیح ہم کو بخش کر عروج تک پہنچایا۔

S·NO 278 DUR 0.26, 3-04 گیت ہے حمد تیری اے باپ

ابھی آپ نے اِس پروگرام میں سُنا کہ خُدا کے نیک بندے یشوع نے کسِل ملِخ جبعونیوں کی دھوکے بازی کے جواب میں بھائی چارے اور باہمی محبت کا سلوک کر کے مذہبی دیانتداری کا عملی ثبوت دیا۔ ہم اپنے اگلے پروگرام میں اِس بات کا جائزہ لیں گے کہ کِس طرح یشوع نے قرعہ اندازی کے ذریعے مُلک کی تقسیم کا کام کیا اور طویل عمر پانے کے بعد اپنے باپ دادا سے جا ملا۔
ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ خود یہ پروگرام سُنیں گے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ شامِل ہوں جب ہم دوبارہ کلام الٰہی میں انسانی عروج و زوال پیش کریں گے۔

بہنو اور بھائیو! اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے اور کلام الٰہی کے گہرے مُطالعے کیلئے اگر آپ ہمارے نشر کردہ اِس پروگرام کا مسوّدہ حاصل کرنا چاہیں تو ہمیں لکھ کر مسوّدہ نمبر 39 طلب کریں۔
پروگرام کے پتے کا اعلان ہم اِس پروگرام کے آخر میں کریں گے۔ یہ مسوّدہ آپکو تقریباً چھ ہفتے میں مِل جائیگا۔

/

اب اجازت دیجئے۔

/ خدا حافظ
/